پاکستان سے حلال پروڈکٹس میں بین الاقوامی تجارت کے مواقع: ایک تجزیہ

CROSS-BORDER TRADE AND EXPORT OPPORTUNITIES FOR HALAL PRODUCTS IN PAKISTAN – A BRIEF OVERVIEW

Dr. Hashmat Ali Safi
Assistant Professor in Islamic Studies, Peshawar Medical College, Warsak Road Peshawar
Email: hashmatalisafi@gmail.com

Mufti Muhammad Hussain Roghani
Dar ul Ifta, Jamia Tableegh ul Quran Peshawar

ISSN (P):2708-6577
ISSN (E):2709-6157

Abstract:

Nations that recognize the rapidly expanding worldwide Muslim market will dominate the trillion-dollar halal marketplace. Pakistan's geographic location gives it access to key markets and trade opportunities. The worldwide halal market is growing rapidly, with Muslim nations and non-Muslim countries making strides in various sectors such as pharmaceuticals, hospitality, tourism, and fashion. Pakistan's position in this market is currently uncertain. The Muslim population in Pakistan makes up 96.5% of the country's total population and 11.1% of the global Muslim population. Despite being an appealing market for halal firms, Pakistan's current stake in the worldwide halal trade is less than 0.3%, indicating untapped potential for halal exports that could help reduce the country's trade imbalance. Among the Muslim countries, only a select few, including Bangladesh, Iran, Malaysia, Pakistan, Egypt, Jordan, Lebanon, and the UAE, are actively capitalizing on the Halal meat sector. Pakistan, as one of the top 10 worldwide meat producers, has an annual production of 1.82 metric tons. In the fiscal year 2020-21, the cattle sector accounted for 11.5% of the country's GDP and 0.9% of its total exports. Islamic finance dominated the halal sector in 2021, capturing a market share of 51.6 percent, while the halal food industry represented 31.46 percent of the whole worldwide halal market. In Pakistan, the concept of halal has expanded beyond just animal slaughter and exclusion of certain products. To succeed in the global halal market, Pakistan needs to establish a halal value chain and warehouses that comply with halal storage standards. Currently, there are no halal supply chain facilities in Pakistan. In Pakistan, most brands are categorized as Conventional Islamic brands, where the halal status of the product is presumed but not explicitly mentioned. Studies show that about 90% of products lack certification confirming their halal status. For example, in a research study in Hyderabad, only 35.2% of food products and 4.09% of non-food products were certified as halal. Many brands do not adhere to halal requirements throughout the entire process, from sourcing raw materials to the point of sale. It is imperative for Pakistan to establish comprehensive halal standards and certification criteria that encompass all sectors and stages of the supply chain. This can enhance trade connections with other Muslim nations and establish a significant halal trade industry.

Keywords: *Halal marketplace, global Muslim market, trade opportunities, Islamic finance, Food industry, Supply chain.*

تمہید:

آنے والے مستقبل میں کھربوں ڈالر کی عالمی حلال مارکیٹ پر وہ ممالک قبضہ کرلیں گے جو اس انتہائی منافع بخش اور تیزی سے بڑھتی ہوئی عالمی مسلم صارفین کی مارکیٹ کے ابھرنے کو تسلیم کرنے کے لیے کافی سرگرم تھے۔ جبکہ پاکستان اپنے غیر معمولی جغرافیائی محل وقوع اور چین، ایران، افغانستان، وسطی ایشیائی ممالک یعنی کرغزستان، تاجکستان، ترکمانستان اور ازبکستان کے ساتھ ساتھ زمینی و سمندری راستے سے خلیجی تعاون کے ممالک تک آسان رسائی کے ساتھ سرحد پار تجارت میں سب سے آگے ہے اور اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

عالمی حلال مارکیٹ نہ صرف اپنے صارفین کی بنیاد کے حجم کے لحاظ سے کافی ہے۔ اس میں ممکنہ مصنوعات اور خدمات کی ایک وسیع رینج بھی شامل ہے۔ اس وقت ملائیشیا، انڈونیشیا اور سعودی عرب جیسے مسلم ممالک حلال ویکسی نیشن مارکیٹ پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور نیوزی لینڈ، سنگاپور اور آسٹریلیا جیسے غیر مسلم ممالک عالمی حلال لاجسٹکس اور سپلائی چین انڈسٹری کا حصہ حاصل کر رہے ہیں۔ حلال صنعتوں میں جدت طرازی میں حلال فارماسیوٹیکل، حلال مہمان نوازی، اسلامک فن ٹیک، حلال سیاحت اور معمولی فیشن جیسی متعدد پیشکشیں شامل ہیں جو تیزی سے مارکیٹ شیئر حاصل کر رہی ہیں، لیکن بڑا سوال یہ ہے کہ اس پوری حلال مارکیٹ میں پاکستان کہاں ہے؟

پاکستان میں مسلمانوں کی تعداد ملک کی کل آبادی کا تقریبا 96.5 فیصد ہے اور عالمی مسلم آبادی کا 11.1 فیصد ہے۔ یہ پاکستان کو نہ صرف تیزی سے بڑھتے ہوئے عالمی حلال کاروبار کے لئے ایک پرکشش مارکیٹ بناتا ہے بلکہ حلال مارکیٹ کی برآمدات کے لحاظ سے ملک کے لئے ایک امید افزا موقع کی نشاندہی کرتا ہے۔ تاہم، موجودہ اعداد و شمار اس مفروضے کی توثیق نہیں کرتے ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق عالمی حلال تجارت میں پاکستان کا حصہ 0.3 فیصد سے بھی کم ہے جو ملک کی حلال برآمدی صلاحیت سے بہت کم ہے۔ حلال برآمدات سے ملک کے تجارتی خسارے پر نمایاں مثبت اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔

تمام مسلم ممالک میں سے صرف چند ممالک بشمول بنگلہ دیش، ایران، ملائیشیا، پاکستان، مصر، اردن، لبنان اور متحدہ عرب امارات حلال گوشت کی صنعت کا استحصال کر رہے ہیں۔ اس سے پاکستان کے لئے بے پناہ امکانات پیدا ہوتے ہیں اور مختلف بین الاقوامی منڈیوں میں حلال گوشت کی برآمد کے ذریعے اربوں روپے تک کی آمدنی حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ دنیا بھر میں گوشت پیدا کرنے والے 10 سرفہرست ممالک میں سے ایک ہے اور سالانہ 1.82 میٹرک ٹن گوشت پیدا کرتا ہے۔ مالی سال 21-2020 میں ملک کی مجموعی ملکی پیداوار (جی ڈی پی) میں ملک کے لائیو سٹاک کا حصہ 11.5 فیصد اور مجموعی برآمدات میں 0.9 فیصد ہے۔ پاکستان میں ایک بڑی دیہی آبادی ہے جو حلال گوشت اور دیگر مصنوعات کی پیداوار کے وسیع امکانات رکھتی ہے۔ 2021ء تک حلال کا سب سے بڑا شعبہ اسلامک فنانس تھا جس کا مارکیٹ شیئر 51.6 فیصد تھا۔ اس کے بعد حلال فوڈ سیکٹر کا نمبر آتا ہے جو کل عالمی حلال مارکیٹ کا 31.46 فیصد ہے۔

پاکستان میں زیادہ تر اسٹیک ہولڈرز حلال کے تصور کو جانوروں کو ذبح کرنے کے شرعی مخصوص طریقہ کار اور مصنوعات سے اور الکحل (Alcohol) کی عدم موجودگی سے تشبیہ دیتے ہیں۔ عالمی سطح پر حلال کا تصور حلال مینوفیکچرنگ کے احاطے سے آگے نکل گیا ہے۔ مسلمان صارفین چاہتے ہیں کہ ان مصنوعات کو شریعت کے اصولوں کے مطابق تیار، ذخیرہ، نقل و حمل، فروخت اور اشتہار دیا جائے تاکہ وہ اسلامی برانڈ سمجھے جائیں۔ حلالاً طیباً کے اسلامی تصور پر برانڈز تیار کیے جارہے ہیں۔ یہ ان مصنوعات اور خدمات سے متعلق ہے جو "شرعی قانون کے مطابق استعمال کے لئے جائز اور جائز ہیں بشرطیکہ وہ محفوظ ہوں اور نقصان دہ نہ ہوں"۔ اگر پاکستان حلال مارکیٹ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے تو اسے بین الاقوامی معیار کے مطابق حلال مصنوعات اور خدمات کے لئے حلال ویلیو چین تیار کرنے کی ضرورت ہے اور حلال

اسٹوریج کے معیار کے مطابق حلال شپمنٹ کو ذخیرہ کرنے کے لئے گوداموں کی ضرورت ہے۔ اس طرح کی حلال سپلائی چین کی سہولیات پاکستان میں موجود نہیں ہیں۔

اس وقت پاکستان میں فروخت ہونے والے زیادہ تر برانڈز روایتی اسلامی برانڈز کے زمرے میں آتے ہیں جن میں پروڈکٹ یا سروس کی حلال حیثیت کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور فروخت کنندہ کی جانب سے واضح طور پر بیان نہیں کیا جاتا۔ اس سے ایک مسئلہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں فروخت ہونے والی تقریبا 90 فیصد مصنوعات قابل اعتماد اتھارٹی سے حلال کی تصدیق شدہ نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان کے ایک شہر حیدرآباد میں ایک تحقیقی مطالعہ کیا گیا جس میں کھانے پینے کی مصنوعات کی کل تعداد 213 تھی۔ ان میں سے صرف 35.2 فیصد حلال سرٹیفائیڈ تھے۔ سروے میں نان فوڈ پروڈکٹس کی کل تعداد 220 پروڈکٹس تھی۔ ان میں سے صرف 4.09 فیصد حلال سرٹیفائیڈ تھے۔

برانڈز خام مال سے لے کر سیلنگ پوائنٹ تک حلال معیارات پر عمل نہیں کرتے ہیں جیسا کہ دنیا بھر کے باقی حلال مراکز کرتے ہیں۔ اسٹیک ہولڈرز کی اکثریت حلالاً طیباً یا حلال ویلیو چین کے تصور سے لاعلم ہے۔ ہماری مقامی مارکیٹوں میں موجود درآمد شدہ مصنوعات کی بڑی تعداد اور ہمارے مقامی برانڈز کے ساتھ عالمی برآمدی مارکیٹ کو نشانہ بنانے کے ساتھ، پاکستان کو تمام صنعتوں اور ویلیو چین سرگرمیوں کے لئے سینٹرلائزڈ حلال معیارات اور سرٹیفکیشن کی ضروریات کو فروغ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ ہمسایہ اور دیگر مسلم ممالک جیسے ملائیشیا، ترکی، افغانستان، ایران، خلیج تعاون کے ممالک اور وسطی ایشیائی ممالک کے ساتھ مستقل تجارتی تعلقات کی ترقی کو معیاری اسلامی برانڈز کی تشکیل کے ذریعے مضبوط بنایا جاسکتا ہے۔ یہ کسی بھی ملک کے لئے حلال برآمد کی خاطر خواہ بنیاد کی ترقی کے لئے سنگ میل ہے۔

حلال کا لفظ سنتے اور دیکھتے ہی ایک خاص اصطلاح ذہن میں گونجنے لگتا ہے جو کہ اعتقادی اعتبار سے ایک مسلمان کے لیے حد سے زیادہ ضروری ہے۔ حلال کھانا، حلال پینا، اور حلال پہننا وغیرہ ایک مسلمان کی بنیادی دینی ضرورت ہے۔ جس کے بغیر کوئی بھی مسلمان اسلامی اصول و قواعد کے تحت زندگی بسر نہیں کر سکتا بلکہ حلال کے ساتھ ساتھ ایک اور اصطلاح بھی استعمال ہوتا ہے جس کو طیب کہا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ.[1] تو اللہ کی دی ہوئی روزی حلال پاکیزہ کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسے پوجتے ہو۔

آیت کی ظاہری مفہوم سے ہی واضح ہے کہ حلال اور پاک کھانا ہر مسلمان کے لیے مذہبی فریضہ اور حکم خداوندی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان انفرادی و اجتماعی طور پر حلال کے استعمال پر زور دیتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے حلال انڈسٹری کا بڑھتا ہوا رجحان دیکھ کر ہر ملک اس کو کنٹرول کرنے اور اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ مزید آگے بڑھنے سے پہلے ہمیں حلال کی تعریف جاننا ضروری ہے۔

حلال کی لغوی و اصطلاحی تعریف:

لغت میں حلال حَلَّ سے ہے جس کا مادہ "ح،ل،ل" ہے جس کے مختلف معانی ہیں: "کسی جگہ ٹھہرنا"، "حلال و مباح"، "واجب ہونا" اور "کھولنا" وغیرہ[2]، جبکہ اصطلاح میں حلال حرام کی ضد کو کہا جاتا ہے۔ سید شریف جرجانی (المتوفی: 816ھ) لکھتے ہیں: "الحلال: كُل شَئ لَا يعاقب عليه با ستعماله، والحلال ما اطلق الشرع فعله مأخوذ من الحل وَهوَ الفتح"۔[3] ترجمہ: ہر وہ چیز جس کے کرنے پر

کوئی سزا نہ ہونا اور ہر وہ چیز جس کے کرنے کی شریعت نے اجازت دی ہو۔ یہ حل سے ماخوذ ہے یعنی کھولنا" اس کی ضد حرام ہے یعنی ہر وہ چیز کو شریعت اسلامیہ میں ممنوع ہو۔

حلال کی اہمیت:

جب سے انسان کی تخلیق ہوئی ہے تب سے انسان کے ساتھ حلال و حرام کا تصور منسلک ہے اور انسان کو سب سے پہلا حکم خداوندی جس میں کسی چیز سے روکھنے کا کہا گیا تھا وہ حرام خوراک تھا فرمایا: وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔[4] ترجمہ: مگر اس پیڑ کے پاس نہ جا کہ حد سے بڑھنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ اگر کسی شخص کا کھانا اور لباس وغیرہ حرام ہو تو اس کی دعا و عبادت بھی قبول نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے ہر مسلمان کی پہلی ترجیح یہی ہوتی ہے کہ وہ جہاں بھی جائے حلال خوراک، حلال لباس، اور حلال ادویات اپنائے۔ اس تعامل کی وجہ سے پوری دنیا کے بازاروں میں عموماً اور مسلم آبادی رکھنے والے ممالک میں خصوصاً حلال کا طلب بڑھ گیا ہے اور حرام سے پرہیز کی وجہ سے اب غیر مسلم ممالک بھی اپنا تجارتی حجم بڑھانے کے لیے حلال خوراک اور حلال اشیاء کے بارے میں سوچنے لگے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے لیے مذہبی اہمیت کے ساتھ ساتھ مالیاتی اعتبار سے بھی حلال فوڈز ایک اہمیت کا حامل میدان بن چکا ہے۔

جب ہم لفظ "حلال فوڈز" سنتے ہیں تو ہماری ذہن فوراً حلال اور پاک خوراک کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ہم کھانے پینے کی اشیاء اور ادویات کو اس میں داخل کرتے ہیں۔ ایک تو یہ بات قابل غور ہے کہ آج کل کھانے پینے کی اشیاء پرانے زمانے کی طرح نہیں بلکہ اس میں بہت پیچیدگیاں آگئی ہیں۔ دوسری جانب اس میں اب صرف کھانے کی اشیاء شامل نہیں بلکہ اس کا دائرہ کار دوسری انڈسٹریز کی طرف وسعت اختیار کر چکا ہے۔ جن میں میک اپ، ٹیکسٹائل، برتن، بنانے کی انڈسٹری، پرفیومز، ڈرگز، ادویات، آلات جراحی، جملہ ماکولات و مشروبات میں کسی بھی درجے میں استعمال ہونے والی مشینری، خوراک کا کھیت سے لے کر صارف تک پہنچنے میں اور گوشت کی مصنوعات کا جانور کے خوراک سے لے کر صارف تک پہنچنے میں جتنے بھی مراحل ہیں اور اس میں جتنی بھی اشیاء مثلاً مشینیں، معدنیات، آلات، سٹورز اور رجالِ کار درکار ہیں ان تمام پر حلال فوڈز کے احکامات کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس سے حلال فوڈز کے وسعت کا اندازہ ہوا ہو گا کہ اس کا تعلق اب صرف کھانے پینے کی اشیاء تک محدود نہیں رہی بلکہ درج بالا تمام میدانوں میں حلال فوڈز کے احکامات سے ہم استفادہ کر سکتے ہیں[5]۔

مسلم دنیا میں حلال فوڈز کی تجارت اور اس کی پذیرائی:

جیسا کہ پہلے گزر چکا کہ حلال مسلمانوں کا ایک خالص دینی معاملہ ہے اور پوری دنیا کو حلال و طیب جیسے اصطلاحات سے روشناس کرنے والی قوم مسلمان ہے اور مسلمانوں ہی کی اجارہ داری اس مارکیٹ پر قائم ہونی چاہیے اور ہونا یہ چاہیے تھا کہ بحیثیت مسلمان تمام مسلم ممالک غیر مسلموں کو حلال سے متعلق اشیاء فراہم کرتے، الٹا آج کل غیر مسلم ممالک مسلمانوں کو حلال اشیاء فراہم کرتے ہیں۔

"یہ سن کر کہ حلال کی بین الاقوامی مارکیٹ کا حجم تین ٹریلین ڈالر تک جا پہنچا ہے، خوشی محسوس ہوتی ہے مگر یہ جان کر طبیعت افسردہ ہو جاتی ہے کہ جس طرح بین الاقوامی سیاست میں مسلمانوں کا وزن نہ ہونے کے برابر ہے اسی طرح حلال کی تجارت میں بھی مسلمان ملکوں کا حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ صرف خلیجی ممالک چوبیس ارب ڈالر حلال کی درآمد پر پھونک رہے ہیں۔ انڈونیشیا آبادی کے

لحاظ سے مسلمانوں کا سب سے بڑا ملک ہے مگر اسے گوشت کی سپلائی کرنے والا سب سے بڑا ملک برازیل ہے حالانکہ حلال ہمارا لوگو ہے اور ہم اس کے علمبردار، اولین داعی اور دنیا کو اس سے روشناس کرانے والے ہیں۔" [6]

درجہ بالا عبارت ایک لمحہ فکریہ ہے کہ وہ میدان جو مسلمانوں کا خالص مذہبی معاملہ ہے اور اس میں غیر مسلموں کی گواہی تو دور کی بات ان کی خبر تک بھی معتبر نہیں ہے ہم نے یہ پورا میدان ان کے حوالے کیا ہے۔اور غیر مسلموں کی معاشی آگاہی بھی قابل داد ہے کہ اگرچہ حلال فوڈز سے ان کو مذہبی اور ثقافتی حوالے سے کوئی سروکار نہیں ہے باوجود یہ کہ حلال وطیب کے اصول کا لحاظ رکھنا ان کا میدان عمل نہیں ہے۔اس کے باوجود مسلم ممالک میں حلال فوڈز کی بڑھتی ہوئی طلب کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر مسلموں نے اس مارکیٹ پر بھی قبضہ کر لیا اور ہم سے ہمارا مذہبی، ثقافتی اور تہذیبی میدان بھی چھین لیا۔اس لیے ضرورت ہے کہ مسلمان اور خصوصاً پاکستان حلال مصنوعات کی تجارت کی طرف توجہ دیں اور اس آگاہی کو پروان چڑھائے کہ کم از کم مسلم ممالک آپس میں حلال مصنوعات کی تجارت کو فروغ دیں اور غیر مسلم ممالک سے درآمدات کو کم کریں۔

حلال مصنوعات کی تجارت کے بین الاقوامی مواقع اور خصوصاً پاکستان کے لیے:

مسلم ممالک کے لیے حلال فوڈز کی تجارت کے بہت زیادہ مواقع ہیں۔خوراک کی اشیاء میں پاکستان تقریباً خود کفیل ہے۔اور جو مصنوعات وہ تیار کر رہا ہے اس کو دیگر ممالک بر آمد کرکے زر مبادلہ کمایا جاسکتا ہے۔اس کے لیے ہم نے مارکیٹ پر نظر رکھنی ہوگی اور اس کے مطابق پروڈکٹس تیار کرنے کی ضرورت ہے اس لیے درج ذیل مواقع اور طریقوں پر نظر رکھنا ہے۔

(۱)۔عالمی طلب(Demand):

حلال فوڈز کی بین الاقوامی طلب میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔چونکہ پاکستان اسلامی ملک ہے اور یہاں ہر قسم خوراک شریعت کے اصول کے مطابق تیار ہوتا ہے۔اس لیے یہاں کے باشندوں کو یہ بھی رعایت حاصل ہے کہ دنیا میں کسی بھی ملک میں پاکستان کی مصنوعات جائیں تو صارفین اس کو قبول کریں گے اور اکثر اس سے حلال سرٹیفیکیٹ کی طلب نہیں کرتے۔

(۲)۔مصنوعات کی تنوع(Product diversity):

پاکستان ایک زرعی ملک ہونے کے ساتھ ساتھ وسیع چراگاہوں اور سرسبز میدانوں پر مشتمل ملک ہے یہاں ہر قسم کے مویشیوں کے لیے خوب چارہ موجود ہے جس کے سبب گلہ بانی نسبتاً آسانی ہے۔اگر حکومت اس پر توجہ دے تو گوشت کی بہتر مقدار تیار ہوسکتی ہے جس سے مختلف دیگر مصنوعات تیار ہوسکتی ہیں۔نیز عیدالاضحیٰ کے موقع پر پاکستان میں لاکھوں مویشی ذبح ہوتے ہیں ان کا گوشت اور خصوصاً ان کے چمڑے سے بہترین کاروبار اور تجارتی مواقع ممکن ہے۔جن سے جیکیٹس، موزے، سوٹ کیس، کھیل کے سامان، جیلیٹن اور دیگر اشیاء تیار کی جاسکتی ہیں۔

(۳)۔محل وقوع(Location):

پاکستان محل وقوع کے اعتبار سے انتہائی اہم ہے خصوصاً حلال فوڈز کی ترسیل اور کاروبار کے لیے یہ مسلم دنیا کے ہر ملک کے ساتھ بہ آسانی تجارت کرسکتا ہے اس سے مغرب کی جانب خلیجی ممالک ہیں جو کہ حلال فوڈز کے بر آمدات میں کافی مشہور ہیں اور ان کی طلب زیادہ ہے۔اس سے پاکستان اچھا زر مبادلہ حاصل کرسکتا ہے۔دوسری جانب آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا اسلامی ملک انڈونیشیا اگر برازیل

سے گوشت درآمد کرتا ہے اور وہ ہزاروں کلومیٹر دور ہے اس کی بہ نسبت پاکستان قریب ترین ہے اور بحری تجارت سے دونوں ممالک آپس میں تجارتی مواقع کو خوب فروغ دے سکتے ہیں۔

(۴)۔ نظریاتی فوائد(Theoretical Advantages):

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور نظریاتی اعتبار سے دیگر اسلامی ممالک کے ساتھ اس کے بہترین تعلقات ہیں ان تعلقات کو سہارا بنا کر اگر ایک خالص مذہبی ایشو پر معاہدات کیے جائیں اور ان ممالک کو اس بات پر قائل کرنے کی کوشش کی جائے کہ غیر مسلموں کی بجائے اگر مسلم ممالک آپس میں حلال فوڈز کی تجارت کو فروغ دیں تو یہ ایک اہم پیش رفت ثابت ہوسکتی ہے۔ کیونکہ غیر مسلموں کی نگرانی میں مسلمانوں کا مذہبی نظام اگر حوالے کیا جائے تو پھر وہ جب چاہیں، جیسا چاہیں مسلمانوں کے دین وایمان سے کھیلنا شروع کردے[7]۔

(۵)۔ حلال سرٹیفکیشن(Halal Certification):

جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا کہ حلال کی گواہی دینا اور کسی چیز کے بارے میں حلال کا خبر دینا کہ یہ حلال ہے یہ ایک خالص دینی معاملہ ہے اور دینی معاملات میں شرعاً غیر مسلم کا خبر اور اس کی گواہی ناقابل قبول ہوتی ہے۔

فان من الديانات الحل والحرمة [8] ترجمہ: حلت وحرمت دیانات میں سے ہی ہے۔

اس لیے مسلم ممالک کو چاہیے کہ حلال سرٹیفیکیٹ کے لیے غیر مسلم ممالک کا بائیکاٹ کریں کیونکہ شرعاً ان کی سرٹیفیکیٹ معتبر نہیں اگر پاکستان اس میں پہل کرے اور حلال سرٹیفکیشن کو انڈسٹری کے ساتھ منسلک کرے تو یہ حلال تجارت کے لیے اہم ثابت ہوسکتا ہے۔

آج کل حلال سرٹیفیکٹس اور اس کے لئے معیارات بنانے کا اختیار ISO (International Organization for Standard ration) کے پاس ہے اور وہ تمام دنیا کے لئے معیارات بناتی ہے اگرچہ اس ادارے کی فنی معیارات کا انکار ممکن نہیں۔ تاہم وہ چونکہ ایک غیر مسلموں کا ادارہ ہے اور حلال کے بارے میں غیر مسلموں کی گواہی ناقابل قبول ہے اس لئے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ اس میں کوشش کریں[9]۔

(۶)۔ فوڈسروسز انڈسٹری (Food Services Industry) :

پاکستان میں حلال ریسٹورانٹس، کیٹرنگ سروسز، حلال فوڈز ڈیلیوری اور حلال ذبیحہ کے لیے رجال کار تیار کرنا انتہائی آسان ہے۔ کیونکہ ایک مسلمان ہی حلال اور شرعی ذبیحہ کر سکتا ہے۔ کسی بھی کافر کے ہاتھ کا ذبیحہ مسلمان کے لیے جائز نہیں لہٰذا اگر پاکستان اس پر کام کریں اور اپنے نوجوانوں کو روزگار کے لیے حلال سروسز کی تربیت دے تو اس سے بھی ہمارے ملک میں بہت زرمبادلہ آسکتا ہے۔ اور حلال سروسز کے لیے پاکستان ایک بہترین مرکز بن سکتا ہے۔

ایک رپورٹ کے مطابق سال 2016ء میں مسلمان سیاحوں نے سیاحت پر 130 ارب ڈالر خرچ کئے جو دنیا کی مجموعی سیاحت کا تیرہ فیصد ہے جو 2020ء میں 200 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ اگر حلال سروسز میں سیاحت کو بھی شامل کریں تو اس سے کافی زرمبادلہ آسکتا ہے[10]۔

(۷)۔ آئی ٹی اور ای کامرس پلیٹ فارم(IT & E-Commerce Platform) :

حکومتی سطح پر پاکستان سے باہر مختلف ویب سائٹس اور چینلز پر حلال فوڈز کے اشتہار اور بین الاقوامی مارکیٹ تک رسائی ہو، اس سے بھی پاکستان کے لیے حلال فوڈز میں تجارت کے مواقع بہت زیادہ ہیں۔

(۸)نیٹ ورکینگ اور لوکل پارٹنر شپس (Networking & Local Partnership) :

جس بھی ملک میں حلال فوڈز کی سپلائی کی ضرورت ہو وہاں کے لوکل تاجروں کو پارٹنر بنا کر ایک نیٹ ورک بنایا جائے اور پھر ان کے ذریعے حلال فوڈز صارفین تک پہنچایا جائے کیونکہ مقامی لوگ ہی صارفین کی نفسیات اور ان کی ضرورتوں کو سمجھ سکتے ہیں۔

(۹)فوڈ فیسٹیول اور ایگزیبیشنز (Food festivals and exhibitions) :

جس ملک میں تجارت مقصود ہو وہاں مختلف مقامات پر اور مختلف اوقات میں ایسے پروگرامز منعقد کیے جائیں جس سے لوگوں کو حلال خوراک کی اہمیت اور ضرورت کے بارے میں آگاہی ہو، اس سے حلال کی طلب بڑھ جائے گی۔

حلال فوڈز کی تجارت کی وسعت (Expansion of Halal Foods Trade):

موجودہ دور میں عالمی مارکیٹ میں حلال فوڈز کا حجم اربوں ڈالر تک پہنچ چکا ہے اور مستقبل قریب میں یہ کھربوں ڈالر تک وسیع ہونے کی قوی امکانات ہیں۔ پاکستان میں زیادہ تر سٹیک ہولڈرز کا خیال ہے کہ حلال فوڈز کا مطلب صرف جانور کو شرعی طریقہ سے ذبح کرنا اور پھر اس کو حرام اشیاء سے پاک رکھنا ہے۔ جبکہ حلال فوڈز کا دائرہ کار بہت وسیع ہے اور اگر پاکستان کو حلال مارکیٹ پر قبضہ کرنا ہے تو اس کو درج ذیل مصنوعات میں اپنی کھپت بڑھانی ہوگی اور خام مال سے لے کر صارف تک ان تمام مراحل اور سپلائی چین کی حلال شرائط کے مطابق نگرانی ہو۔

(۱)۔ حلال گوشت اور پولٹری:(Meet and Poultry):

اس کا تو براہِ راست تعلق حلال سے ہے اور کسی بھی کافر کے ہاتھوں ذبح شدہ جانور کا کھانا حرام ہے لہذا پاکستان کے پاس سنہرا موقع ہے کہ وہ اس مارکیٹ کو قبضہ کرے۔ حلال گوشت اور مرغی میں ہر وہ جانور شامل ہے جو شرعاً حلال ہو اور پھر حلال طریقے سے ذبح ہوا ہو۔

(۲)۔ حلال ڈیری مصنوعات(Dheriy Product):

دودھ سے جتنی بھی اشیاء بنتی ہیں وہ اگر حلال جانور کے ہیں تو یہ حلال ہیں اور اگر حرام جانور کا دودھ ہے تو حرام۔ غیر مسلم ممالک میں زیادہ فارمنگ خنزیر(Pig) کی ہوتی ہے جس کا دودھ بھی حرام ہے لہذا غیر مسلم ممالک سے برآمد شدہ ڈیری مصنوعات کی بجائے اگر پاکستان اپنی مصنوعات بنا کر مارکیٹ میں پھیلائے تو ممکن ہے کہ مارکیٹ پر مسلمانوں کی اجارہ داری ہو۔ ڈیری مصنوعات میں دودھ، دہی، مکھن، پنیر، آئس کریم، کھیر وغیرہ شامل ہیں۔

(۳)حلال فوڈ پروڈکٹس(Halal Products):

اس میں مصالحے، جڑی بوٹیاں، سوپ، کیچ اپ، چٹنی، چپس، بسکٹس وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں اگر کوئی ایک جزء بھی حرام کا شامل ہو تو اس کا استعمال جائز نہیں۔ لہذا اگر پاکستان جیسے ملک میں کوئی پروڈکٹ تیار ہو تو اس کی طلب زیادہ ہوگی۔

(۴)مشروبات(Beverages):

جتنے بھی مشروبات ہیں مثلاً نرم مشروبات، چائے، کافی، قہوہ، جوس، شربت، وغیرہ میں اگر کسی بھی طرح کوئی حرام چیز ایک قطرہ بھی شامل ہو تو مشروب حرام ہو جاتا ہے۔ اور غیر مسلم ممالک کی مشروبات میں عین ممکن ہے کہ حرام الکحل کا استعمال ہو اس لیے پاکستان کی مشروبات مارکیٹ میں عام ہو سکتی ہے۔

(۵)زیب وزینت کے سامان(Cosmetic):

بعض حرام اشیاء ایسی ہیں جو کہ نجس ہوتی ہیں ان کا بیرونی استعمال بھی ناجائز ہے مثلاً خنزیر اور اس کی چربی، شراب، مردار جانور کا گوشت اور چربی، وغیرہ اگر یہ اشیاء کسی طریقے سے میک اپ کی اشیاء میں مل جائے تو ان کا استعمال بھی ناجائز ہے۔ اس لیے یہ بھی تجارت کے لیے ایک بڑا میدان ہے۔ ان میں شیمپو، صابن، ٹوتھ پیسٹ، ہیئر کلر، بیوٹی کریم وغیرہ شامل ہیں۔

(۶)ادویات(Medicines):

دوائی میں بھی حلال اشیاء سے تیار کردہ دوائیں ضروری ہیں کیونکہ اگر حلال اشیاء سے تیار کردہ دوا موجود ہوں تو حرام اشیاء سے تیار کردہ دوائی کا استعمال ممنوع ہے۔ لہذا یہ بھی ایک بڑا میدان ہے جس سے پاکستان کو بہت فائدہ مل سکتا ہے۔

(۷)ملبوسات(Textile):

اگر ملبوسات کی تیاری میں کوئی نجس چیز کا استعمال ہو تو اس لباس کا استعمال بھی جائز نہیں یہ بھی ایک اہم میدان ہے جس میں تجارت کے کافی مواقع میسر ہو سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ دیگر اشیاء بھی ہیں جن کا تعلق حلال فوڈز سے ہو سکتا ہے۔ اور اگر پاکستان کے سٹیک ہولڈر چاہے تو اس میں بہترین انداز سے ترقی ہو سکتی ہے۔

مشکلات وتجربات:(Challenges):

ان تمام مواقع کے باوجود کچھ مشکلات بھی ہیں جن کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے حل کی طرف جانا چاہیے۔ تاکہ مزید اچھے نتائج حاصل ہوں۔ ان میں سے چند مشکلات کا تذکرہ ذیل میں کرتے ہیں۔

(۱)۔عدم آگاہی (Unawareness) :

تمام امت مسلمہ عموماً اور پاکستانی عوام خصوصاً حلال فوڈز کی اہمیت سے ناواقف ہیں نہ اس کے استعمال سے واقف ہیں اور نہ ہی اس کی تیاری سے۔ بلکہ حلال کے تصور کو بہت محدود کر کے رکھا ہے۔ اس لیے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اس کی آگاہی کے لیے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ غیر مسلم ممالک کے بجائے پاکستان کے ایک شہر حیدرآباد میں ایک تحقیقی مطالعہ کے دوران کھانے پینے کی مصنوعات کی کل تعداد 213 ہیں ان میں سے صرف 35.5 فیصد حلال سرٹیفائیڈ تھے باقی غیر مستند تھے۔ اگر ہم صارفین کو یہ آگاہی دیں کہ اس کو سرٹیفکیٹ حاصل کرنا کتنا ضروری ہے تو بہت مسئلے حل ہو جائیں گے۔

"پاکستان میں حلال اشیاء کے بارے میں نہ تو شہریوں کو کوئی آگاہی حاصل ہے نہ ہی تعلیم یافتہ طبقہ اس باب میں کوئی علم رکھتا ہے ۔ حکومت کو اس سلسلے میں تعلیمی اداروں میں سیمینارز ترتیب دینے کی ضرورت ہے تاکہ ہم بہتر اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکیں اس سلسلے میں ایک تصور حلال میڈیا کا ہے"[11]۔

(۲)۔معیار کے مسائل (Quality Issues):

حلال فوڈز میں خام مال سے لے کر صارفین کے استعمال تک کسی بھی مرحلے میں اگر حلال کی شرائط سے غفلت برتی گئی تو یہ چیز ممنوع ہو جائے گی۔لہذا صانعین کو چاہیے کہ وہ جس طرح بنانے میں احتیاط کرتے ہیں اسی طرح اس کے پہنچانے میں بھی حلال کا خیال رکھیں اور اپنا معیار بہتر بنائیں۔کیوں ملٹی نیشنل کمپنیوں کا معیار بہت اونچا ہوتا ہے اگر ہماری مصنوعات کے معیار میں کمی ہو تو صارف ملٹی نیشنل کمپنی کی طرف ہی جائے گا۔

" ایک اور اندیشہ ہے کہ حلال ٹریڈ میں اضافہ اسی وقت ممکن ہے جب ہماری مصنوعات حلال معیار کے مطابق ہوں اور اس کے ساتھ ہم ورلڈ حلال سرٹیفکیشن کا حصہ بن جائیں اور اپنی مصنوعات کو بین الاقوامی معیارات سے ہم آہنگ کرلیں" [12]۔

(۳)۔سرمایہ کاری کی کمی(Lack of Investment):

حلال انڈسٹری کو ترقی دینے کے لیے سرمایہ کاری کی ضرورت ہے جبکہ اکثر مسلم سرمایہ کار کسی وجہ سے اس میں سرمایہ کاری کرنے سے کتراتے ہیں۔

(۴)۔غیر مسلم ممالک کا حریفانہ سلوک(Competitive Treatment of Non-Muslim Countries) :

غیر مسلم ممالک ہر لحاظ سے مارکیٹ پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں اس لیے انہوں نے حلال فوڈز انڈسٹری پر بھی قبضہ کرلیا۔اور وہ مسلم ممالک کو اس میں پیچھے دکھیلنا چاہتے ہیں اس پر بھی نظر رکھنا ضروری ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام معاشی میدان میں مسلمانوں کی ترقی اور غیر مسلموں کی کمزوری کو کس قدر اہمیت دیتا ہے کہ ایک اسلامی ریاست میں کافر کو اپنے محارم سے نکاح کی، خنزیز کھانے کی، شراب پینے کی اجازت تو ہے مگر سودی معاملات کی اجازت نہیں [13]۔

(۵) قانون اور انفراسٹرکچر:

مسلم ممالک میں حلال کے حوالے سے اپنی قانون سازی کی ضرورت ہے اور اس کے لیے بہتر میں انفراسٹرکچر تیار کرنا چاہیے تاکہ بہتر نتائج بر آمد ہوں،اور اگر ایسا نہ ہو اور صرف زبانی دعوؤں تک بات رہی تو پھر مشکل ہے۔

"حکومتی اقدامات اور حلال کے متعلق قانون سازی وغیرہ سے حلال فوڈ کے میدان میں حکومت کی دلچسپی ظاہر ہوتی ہے، بلکہ دعویٰ تو پاکستان کو حلال کچن اور حلال کے لئے رول ماڈل بنانے کا ہے لیکن اندیشہ یہ ہے کہ حلال فوڈز کا غلغلہ بھي سب سے پہلے پاکستان، ایشین ٹائیگرز، سرسبز پاکستان اور قرض اتارو اور ملک سنوارو کے نعروں کی طرح محض وعدہ، خالی نعرہ، سیاسی شوشہ اور سبز باغ نہ ہو جو لوگوں کو دکھایا جارہا ہو"[14]۔

نتیجہ بحث:

حاصل بحث یہ کہ حلال اسلام کا ایک بنیادی تصور ہے اس کی اہمیت کے لیے یہ کافی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے بدن میں حرام ہو اس کی عبادت قبول نہیں ہوتی، تاہم حلال فوڈز سے مراد صرف حلال خوراک نہیں بلکہ اس کی وسعت بہت زیادہ ہے اور آج کل انسان کے استعمال کی تقریباً تمام اشیاء اس کے تحت آتی ہیں۔

مسلم ممالک میں اس حوالے سے آگاہی کے مہمات مصروف عمل ہیں اور حرام مصنوعات کی طلب کی وجہ سے حلال مارکیٹ دنیا کی ایک بہت بڑی مارکیٹ بن گئی ہے۔ جس کی وجہ سے حلال فوڈز کے میدان میں پاکستان کے لیے تجارت کے بہت مواقع اور فوائد ہیں

جس کی وجہ سے مارکیٹ میں حلال کی طلب، مصنوعات کی تنوع، پاکستان کا بہترین محل وقوع، پاکستان کا ایک اسلامی ریاست ہونا، حلال سرٹیفیکیشن، فوڈ سروسز میں پاکستان کے لیے بہترین مواقع اور آئی ٹی کے میدان میں بہترین مارکیٹنگ کے مواقع ہیں۔

پاکستان جیسے ممالک کے لیے حلال فوڈز کے میدان میں بہت سی مصنوعات کی تجارت قابل ذکر ہے جن میں، حلال گوشت اور پولٹری، ڈیری مصنوعات، حلال پروڈکٹس، مشروبات، کاسمیٹکس، ادویات، ملبوسات اور دیگر اشیاء شامل ہیں جن کی طرف توجہ دے کر ایک اسلامی ملک دیگر غیر اسلامی ممالک کے نسبت زیادہ زر مبادلہ کما سکتا ہے۔

تاہم اس کے ساتھ ساتھ کچھ درپیش مسائل بھی ہیں جن کا ادراک کر کے ان کا حل ڈھونڈھا جا سکتا ہے ان مسائل میں مسلمانوں کی عدم آگاہی، مسلم ممالک کی مصنوعات کے معیار کے مسائل بھی زیادہ ہیں کہ ایک ملٹی نیشنل کمپنی کے پروڈکٹ اور ایک مسلم ملک کے کسی پروڈکٹ کے معیار میں کافی فرق ہوتا ہے۔اس کے علاوہ مسلم ممالک میں اس حوالے سے قانون سازی اور بنیادی انفراسٹرکچر کی موجودگی بھی ضروری ہے۔اس پر مستزاد یہ کہ غیر مسلم ممالک نے حلال مارکیٹ پر بھی قبضہ کر رکھا ہے اور وہ کبھی نہیں چاہتے کہ کوئی بھی مسلمان ملک ان کے ساتھ مد مقابل ہو اس لیے ضروری ہے کہ تمام مسلم ممالک حکمت عملی سے اپنے اس مخصوص اصطلاح کو بہتر انداز میں استعمال کریں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات

[1] سورۃ النحل:114

[2] مولاناوحید الزمان قاسمی کیرانوی، القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات، لاہور مادہ حَلّ، ص 370

[3] الجرجانی سید شریف، التعریفات، دار الکتب العلمیہ بیروت، الطعبۃ الاولیٰ، 1983ء، باب الحاء، ص341

[4] البقرۃ:۳۵

[5] مفتی شعیب عالم، حلال فوڈز امکانات وخدشات، ماہنامہ بینات نومبر 2005ء، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی، ص47

[6] مفتی شعیب عالم، حلال فوڈز تعارف اور وسعت، ماہنامہ بینات، جون 2016، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوی ٹاؤن کراچی، ص60

[7] نعمان نواز، ای نمبرز کی شرعی حیثیت، تحقیق وتجزیاتی مطالعہ، شیخ زید اسلامک سنٹر پنجاب یونیورسٹی لاہور۔20-2015، ص880

[8] ابن عابدین الشامی، رد المحتار، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، 1994ء، کتاب الحل والاباحۃ، ج4، ص197

[9] ایضًا

[10] geetvhd.pk/syed-arf-nonari/

[11] ایضًا

[12] مفتی شعیب عالم، حلال فوڈز تعارف اور وسعت، ماہنامہ بینات، جون 2016، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوی ٹاؤن کراچی، ص61

[13] مفتی سید عارف شاہ، غیر مسلموں کے حلال تصدیقی اداروں کی شرعی حیثیت، ماہنامہ البینات، جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی، شوال 1436ھ

[14] مفتی شعیب عالم، حلال فوڈز امکانات وخدشات، ماہنامہ بینات نومبر 2005ء، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی، ص48